درسِ قرآن

مولانا عزیز زبیدی صاحب
ایڈیٹر تنظیم اہلحدیث لاہور

خدا کی پناہ میں آنا

قل اعوذ برب الناس ○ ملک الناس ○ الٰہ الناس ○ من شر الوسواس الخناس ○ الذی یوسوس فی صدور الناس ○ من الجنۃ والناس ○

آپ کہیں ! میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں جو سب لوگوں کا بادشاہ اور سب لوگوں کا خدا ہے ۔ اس کے شر سے جو وسوسے ڈالے اور دبک رہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے جنوں میں سے اور انسانوں میں سے "

اعوذ ۔ العوذ کے معنے کسی کی پناہ لینے اور اس سے چمٹے رہنے کے ہیں (مفردات) اور ہر وہ مادہ جس نے حال ہی میں بچہ دیا ہو ، اسے سات دن تک عائذ کہا جاتا ہے (ایضاً) یعنی میں ایک ناتواں شخص ہوں الٰہی ! تو ہی میری حفاظت فرما ۔

اس کی دو صورتیں ہیں ، ایک یہ کہ خدا سے دعائیں کی جائیں کہ تو میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی پناہ میں رکھ ۔ دوسری یہ کہ ؛ اپنے آپ کو خدائی نظام حیات کا مزید یوں پابند کر دے جیسے کوئی اپنی مشکل میں کسی سہارے کی طرف لپکتا ہے اور اس سے چمٹ جاتا ہے ۔ یقین کیجئے ! یہ صورتِ حال ایسا تیر ہے جو کہیں خطا نہیں جاتا ۔ خدا تعالےٰ کے دامن سے چمٹنے والا کہیں نامراد نہیں رہتا ۔

عموماً اس کے یہ معنی ذہن میں آتے ہیں کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لی جائے تو بس "قل اعوذ" کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں ! گو زبان سے بھی کہنا چاہیے لیکن ضروری ہے کہ یہ دل کی آواز ہو اور زندگی کے شب و روز اس پر گواہ ہوں ، پھر کون کہتا ہے کہ کوئی کسی کا "کچھ بگاڑ" سکے گا ۔ خلاصہ یہ کہ ! خدا کے احکام کا پابند ہو جائے اور پیش پا افتادہ صورت میں بالخصوص کتاب و سنت کی ہدایات کی طرف رجوع اور زبان سے اپنی پناہ میں لے لینے کی درخواست بھی جاری رکھے ۔ اللہ تعالےٰ ضرور اپنے بندہ کا ساتھ دے گا ۔ جو لوگ "اعوذ باللہ" کہہ کر خدا کی پناہ میں آنے کا نعرہ لگاتے ہیں ۔ اگر وہ سچ مچ خدا کے احکام کی اوٹ میں نہیں رہتا تو اس کی مثال ایسی ہوگی کہ میں دیوار کی پناہ میں آتا ہوں یا اس کی پناہ لے لوں گا ، لیکن دیوار کی اوٹ میں آنے کی کوشش نہیں کرتا

اور گولی چل جاتی ہے تو "زبانی کلامی" صرف دیوار کی پناہ میں آنے کے ذکر سے ۔ وہ ریوالور کی گولی سے بچ نہیں سکے گا ۔ اس لیے صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ خدا کی پناہ کا اعلان کر کے کتاب وسنت کی اوٹ میں چلا بھی جائے ۔ ورنہ خدا کی پناہ میں آنے کا ذکر بے سود ہو گا ۔

رب الناس :۔ جس ذاتِ گرامی کی پناہ حاصل کی جا رہی ہے ، اس کی یہ تین خصوصیات ہیں ۔ (۱) لوگوں کا رب ہے ان کی ضروریات کا کفیل بھی ہے اور مربی بھی (۲) ملک (بادشاہ) ہے کہ وہ صاحبِ اختیار ہے ۔ (۳) الٰہ الناس ہے ۔ اس کے ایک معنے لوگوں کو پناہ دینے اور پناہ میں لینے کی بھی ہیں (محیط) سورہ فاتحہ کی تفسیر میں ہمارے ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ ۔ ایک فریق کہتا ہے کہ آلہ بمعنے فزع سے مشتق ہے آلہ من امر نزل علیہ اذا فزع والہ غیرہ یعنی اس نے کسی حادثہ کے پیش آنے سے کسی دوسرے کی طرف فریاد کی اور اس دوسرے نے اسکی فزع یعنی گھبراہٹ بیقراری کو دور کر دیا (آلہہ من غیرہ افعال کا سلب ماخذ کے لیے ہے یعنی اس لے اسے پناہ دی (ص۱۵)

ظاہر ہے ، جو ذاتِ پاک ان مقدس صفات کی حامل ہے ۔ وہ اس چیز کی اہل ہے کہ اس کے حضور فریاد کی جائے اور اسی سے پناہ مانگی جائے اور اپنے کو اسی کی پناہ میں دید یا جائے ۔ کیونکہ وہ اپنے فرمانبردار مگر عاجز بندے کی ضرور شرم رکھتا ہے ۔

شر الوسواس :۔ وسواس کے لغوی معنے زیور کی جھنکار یا ہلکی سی آہٹ کے ہیں یعنی خیالات ہو تو برے مگر وہ یوں آراستہ پیراستہ ہو کر دل میں متحرک ہوں کہ ؎

دامن دل میکشد کہ جا ایں جا است

خناس :۔ دبک کر اور بگلا بھگت بن کر ان خیالات کی ڈوریاں ہلائے کہ اس کا ہاتھ نظر بھی نہ آئے ۔ کہتے ہیں اس کے ایک معنے شکاری کے پاؤں کی آہٹ کے بھی آتے ہیں ۔ گویا کہ بندہ کو شکار کرنے کے لیے شیطان اور شیطانی اولاد اس کے دلوں میں یوں جال پھیلاتی ہے کہ اسے دانہ تو نظر آتا ہے مگر پس پردہ جال اس کو دکھائی نہیں دیتا ۔ اس لیے جب دانہ کے لیے لپکتا ہے تو دانہ تو ہاتھ نہیں آتا مگر جال میں پھنس جاتا ہے ۔ پھر وہی ہوتا ہے جو اس کا قدرتی نتیجہ ہو سکتا ہے ۔ جہاں یہ صورت ہو وہاں رب کریم کی پناہ حاصل کئے بغیر بے داغ سفرِ حیات جاری رکھنا خاصہ دشوار ہوتا ہے ۔ یہ خناس ایسا مارِ آستین ہے کہ اسے محسوس تو کیا جا سکتا ہے دیکھا نہیں جا سکتا اس لیے سبق دیا کہ اس کے رخنہ سے بچنے کے لیے خدا سے پناہ مانگو اور اپنی زندگی کو اس کی امان میں دے دو ، وہ اس کی پوری حفاظت کرے گا ۔ کیونکہ وہ اس پر قادر ہے ۔

من الجنۃ والناس۔ یہ خناس صرف جنوں میں سے ہوں تو انسان آسانی سے اس کا احساس بھی کر سکے لیکن ایسے خناس انسان بہت ہوتے ہیں ابنائے جنس کے فتنوں اور تلبیسات سے بچنا اور مشکل ہو جاتا ہے اگر آپ چاہیں تو مغربی اقوام کی ڈپلومیسی، قادیانیوں کی دسیسہ کاریوں، کمیونسٹ حضرات کی غریب نوازی کے بولوں، کاروباری پیروں کے استحصالی ہتھکنڈوں اہل بیت کے نام پر صحابہ سے بیزار کرنے والی دہائیوں، خدا اور اس کے رسول (کتاب وسنت) سے بالے رکھنے کے لیے ائمہ کی تقلید کی تقدیس، ضرورت اور اہمیت کے سلسلے کے درسیات بکار کاروباری اور بازاری لوگوں کی خمار آور باتوں دعوت الی القرآن کی اوٹ میں حدیث رسول سے بیزاری کے اسباق سیاسین کی مکاریوں اور حکمرانوں کی گمراہ کن طفل تسلیوں اور سبز باغوں کے خوابوں میں اس خناسیت کے نمونے دیکھے جا سکتے ہیں یہ ایسے ذلیل اور غارت گر دارین ہیں کہ اگر حق تعالےٰ کی توفیق شامل حال نہ ہو تو ان کے فتنوں سے بچنا کارِ دارد" والی بات ہے جب ان کے ساتھ شیطانی فوج تہذیب و ننگ کے نہاں خانوں میں اتر جاتی ہے تو اس وقت نفس و طاغوت کی قہرمانیت اور طوفان خیز بربریت کی چیرہ دستوں کا نظارہ اور ہی دیدنی ہوتا ہے۔ الامان والحفیظ ۔ الغرض جنوں اور انسانوں میں سے جو جتنا شیطنت میں حصہ دار ہے وہ جب کسی کو استعمال کرتا ہے تو کھل کر نہیں کرتا۔ بلکہ دبک کر، اوٹ میں رہ کر یا رکھ کر وسواسوں کے تیر چلاتا ہے۔ جب بھولا بھالا انسان ان کے وسواسوں کے چکروں سے غیر شعوری طور پر دلچسپی لینے لگ جاتا ہے تو عموماً اس کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ صراطِ مستقیم سے دور رکھنے کے لیے ان کی خناسیت ان کی ساری شرارتوں کا محور اور اسلوب ہے ۔ مگر کسی کی خناسیت کا احساس کرنا ہر انسان کے بس کا روگ نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے سفر حیات کے سینکڑوں قافلے لٹ گئے اور یوں اجڑ گئے کہ جیسے اس راہ سے کوئی گزرا ہی نہیں تھا۔ دور حاضر بالخصوص "خناسیت" کی زد میں ہے ۔ اور اس کے ہاتھوں انسان بری طرح پٹ رہے ہیں اور یوں کہ وہ احساس زیاں کی توفیق سے بھی محروم ہو گئے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

انسان کے اندر ایک ایسی قوت ہے اگر آسمانی ہدایات کے تابع ہو جائے تو وہ ملکوتی قوت کہلاتی ہے اور اگر خدا سے بے نیاز صرف حیوانی جذبات کے تابع رہتی ہے ۔ تو وہ بہیمی قوت کہلاتی ہے اس لیے "اعوذ" پڑھنے کی تلقین کر کے بندہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا کی پناہ مانگی ہے تو کوائف کی پناہ میں آبھی جانا چاہیے ۔ تب "اعوذ" کہنے کے ثمرات بھی حاصل ہوں گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دستور تھا کہ جب رات کو بستر پر لیٹنے کے لیے تشریف لے جاتے

تو معوذتین پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سارے بدن پر پھیرتے اور اس طرح تین بار کرتے صلی اللہ علیہ وسلم ؛ (بخاری مسلم)

تعویذ کی بھی دو صورتیں ہیں، ایک بطور دعاء اور ایک بطور پروگرام کے، جو جاہل یا بچے ہیں ان کو تعویز لکھ کر دیا جاسکتا ہے۔ کہ وہ پاس رکھیں کہ یہ دعا ہے۔ اگر بالغ ہے مگر جاہل ہے تو اس سے کہہ دیا جائے کہ اللہ کی پناہ میں آنے کی خواہش ہے تو خدا کی نافرمانی سے پرہیز کرنا، اگر بچہ ہے تو اس کو غلط لہو ولعب سے بچانے کی کوشش بھی کی جائے۔ انشاء اللہ برکت ہوگی۔ ورنہ تعویذ (خدا کی پناہ)، میں دینے کی باتیں ہوائی ہوں گی۔ صحیح نہیں۔ جو حضرات تعویذات کے خلاف محاذ آرائی کو عبادت سمجھتے ہیں بلکہ اسے اسلام اور کفر کا مسئلہ بنا کر جہاد فرمارہے ہیں وہ "تعویذ" کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے توجہ نہیں دے رہے اگر توجہ دیتے تو ہو سکتا ہے کہ تعویذ کے لالچ میں عوام بھی اپنے اندر اصلاح کی توفیق پا لیتے۔

اگر مشکل وقت میں کوئی صاحب گولی سے، تیر سے، تلوار سے، لاٹھی اور بم سے کسی شئی کی اوٹ میں آنے سے کافر نہیں ہو جاتا تو مسنون تعویذ کی اوٹ لینے سے وہ کیسے کافر ہو جاتا ہے۔

وی۔پی۔ آرہا ہے

ترجمان الحدیث کے جن معاونین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے۔ انہیں اطلاع دینے کے بعد پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جس کا وصول کرنا ان کا جماعتی اور اخلاقی فریضہ ہے۔